



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

(منگل، 21، بدھ، 22، جمعرات، 23، جمعہ المبارک، 24، سوموار، 27- جولائی)

بدھ، 5، جمعہ المبارک، 7، سوموار، 10- اگست 2020)

(یوم التلاش، 29، یوم الاربعاء، 30 ذی قعد، یوم النہیس، یکم، یوم الجمع، 2،

یوم الاثنین، 5- یوم الاربعاء، 14، یوم الجمع، 16، یوم الاثنین، 19- ذی الحج، 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : تیسواں اجلاس

جلد 23 (حصہ دوئم) : شماره جات : 5 تا 12



صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تیسواں اجلاس

منگل، 21- جولائی 2020

جلد 23 : شماره 5

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
461 -----		1- ایجنڈا
463 -----		2- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
464 -----		3- نعت رسول مقبول ﷺ
		تعمیریت
		4- سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ
465 -----		سردار محمد اسلم کی وفات پر دعائے مغفرت

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (مکملہ خوراک)	
5-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	466 -----
	رپورٹیں (جو پیش کی گئیں)	
6-	مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020،	
	مسودہ قانون (ترمیم) (تفصیح) ناپسندیدہ کو آپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020،	
	مسودہ قانون (ترمیم) کو آپریٹو سوسائٹیز 2020 کے بارے میں	
	سپیشل کمیٹی نمبر 8 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	475 -----
	پوائنٹ آف آرڈر	
7-	شادی ہالز کھولنے کے حوالے سے SOPs جلد از جلد بنانے کا مطالبہ	475 -----
8-	مساجد میں سی سی ٹی وی کیمرے نصب کرنا اور سکیورٹی گارڈ	
	رکھنا لازمی قرار دینے سے مسجد انتظامیہ اور عوام کو پریشانی کا سامنا	478 -----
9-	صحافیوں کا SOPs پر عملدرآمد کرتے	
	ہوئے اجلاس کی کارروائی کی رپورٹنگ کی اجازت کا مطالبہ	480 -----
	تحریریک التوائے کار	
10-	لاک ڈاؤن کی وجہ سے صنعتی یونٹ	
	بند ہونے سے صنعتی کارکنان کی بے روزگاری	481 -----
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
11-	شینخوپورہ میں ٹرین اور کوسٹر حادثہ میں	
	جاں بحق ہونے والے سکھ یا تریوں کے لئے ڈکھ کا اظہار	483 -----
12-	گندم اور آٹا کی سرکاری ریٹس پر فروخت کا مطالبہ	486 -----

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
13-	تعلیمی اداروں میں بچوں کی ذہنی نشوونما کے لئے سائیکالوجیکل کلاسز کے اجراء کا مطالبہ	488 -----
14-	بصیر پور مین بازار کے ریلوے پھانک کی توسیع کا مطالبہ	491 -----
15-	رنگ روڈ پر روزانہ آنے جانے والے افراد کے لئے -/200 روپے کا ماہانہ کارڈ جاری کرنے کا مطالبہ	492 -----
16-	قواعد کی معطلی کی تحریک قرارداد	494 -----
17-	بریسٹ کینسر کنٹرول پروگرام کو ملک بھر میں پھیلائے کا مطالبہ پوائنٹ آف آرڈر	495 -----
18-	وزیر اعلیٰ کی جانب سے اعلان کردہ سکیم دیپالپور ہیڈ سلیمانگی روڈ پر کام شروع کرنے کا مطالبہ	496 -----
بدھ، 22- جولائی 2020		
جلد 23 : شماره 6		
19-	ایجنڈا	501 -----
20-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	503 -----
21-	نعت رسول مقبول ﷺ سوالات (محلہ داخلہ)	504 -----
22-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	505 -----
23-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	546 -----
24-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	593 -----

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
623 -----	مسودہ قانون تحفظ بنیاد اسلام پنجاب 2020	25-
623 -----	قواعد کی معطلی کی تحریک	26-
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
624 -----	مسودہ قانون تحفظ بنیاد اسلام پنجاب 2020	27-
	مسودہ قانون تحفظ بنیاد اسلام 2020	28-
626 -----	پاس ہونے پر معزز ممبران کا اظہار خیال	
637 -----	قواعد کی معطلی کی تحریک	29-
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
638 -----	مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020	30-
640 -----	قواعد کی معطلی کی تحریک	31-
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
641 -----	مسودہ قانون (ترمیم) (تشیخ) ناپسندیدہ کو آپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020	32-
643 -----	قواعد کی معطلی کی تحریک	33-
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
644 -----	مسودہ قانون (ترمیم) کو آپریٹو سوسائٹیز 2020	34-
	جمعرات، 23- جولائی 2020	
	جلد 23: شماره 7	
651 -----	ایجنڈا	35-
653 -----	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	36-

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
37-	نعت رسول مقبول ﷺ سوالات (حکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	654-----
38-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	655-----
39-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)۔	706-----
40-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات پوائنٹ آف آرڈر	731-----
41-	ایوان میں امن عامہ پر بحث کرانے کا مطالبہ توجہ دلاؤ نوٹس	742-----
42-	گجومتہ لاہور میں فائرنگ سے دو افراد کی ہلاکت (--- جاری)	743-----
43-	ہربنس پورہ لاہور میں ہیڈ کانسٹیبل سمیت دو افراد کا قتل (--- جاری)	743-----
44-	تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد ڈسٹرکٹ روڈ جانی پان شاپ کے مالک کے گھر ڈکیتی (--- جاری)	744-----
45-	موضع جلاپور سیداں خوشاب میں زمین کے تنازع پر سترہ سالہ بچے کا قتل	745-----
46-	چھپڑ سٹاپ ملتان روڈ لاہور پر نامعلوم افراد کی فائرنگ سے باپ کی ہلاکت اور بیٹے کا زخمی ہونا سرکاری کارروائی رپورٹ (جو پیش ہوئی)	746-----
47-	ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشن پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا ایوان میں پیش کیا جانا۔	748-----
48-	اسسٹنٹ کمشنر تانہ لیاوالہ کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار	748-----

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	تھاریک التوائے کار	
750	49- جناح باغ (لارنس گارڈن) کو تباہی کا سامنا (۔۔۔ جاری)	
	50- گوجرانوالہ ریجن میں قائم سینکڑوں فیکٹریوں میں	
751	خطرناک بوائز نصب ہونے کا انکشاف (۔۔۔ جاری)	
	51- ایل ڈی اے کی ملی بھگت سے لاہور گارڈن	
753	میں اربوں روپے کے فراڈ کا انکشاف (۔۔۔ جاری)	
	52- سادگی کی اہمیت اور مقروض قوموں کے مسائل اُجاگر	
755	کرنے کے موضوع پر بحث کے انعقاد کا مطالبہ (۔۔۔ جاری)	
756	53- پابندی کے باوجود صوبہ بھر میں پتنگ بازی کا دھندہ جاری	
	54- مسودہ قانون تحفظ بنیاد اسلام 2020	
758	پاس ہونے پر معزز ممبران کا اظہار خیال (۔۔۔ جاری)	
	جمعہ المبارک، 24- جولائی 2020	
	جلد 23 : شمارہ 8	
781	55- ایجنڈا	
783	56- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	
784	57- نعت رسول مقبول ﷺ	
	سوالات (محکمہ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)	
785	58- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	
828	59- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	
860	60- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	پوائنٹ آف آرڈر	
869-----	61- بلک واٹر سپلائی کو جاری رکھنے اور SOP's کے تحت مری کے ہوٹلز کھولنے کا مطالبہ	
	تھارٹیک التوائے کار	
871-----	62- ضلع ساہیوال کے گورنمنٹ گرلز میڈل سکول	
872-----	چک نمبر 5/56 ایل کوہائی سکول کا درجہ دینے کا مطالبہ (--- جاری)۔	
872-----	63- محکمہ سکولز ایجوکیشن کے منسوبوں کی عدم تکمیل (--- جاری)	
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
872-----	64- تعلیم پر عام بحث	
	سوموار، 27- جولائی 2020	
	جلد 23 : شماره 9	
893-----	65- ایجنڈا	
895-----	66- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	
896-----	67- نعت رسول مقبول ﷺ	
	سوالات (محلہ اطلاعات و ثقافت)	
897-----	68- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	
920-----	69- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	
	توجہ دلاؤ نوٹس	
922-----	70- خانیوال میں پسند کی شادی پر میاں بیوی کا قتل	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
71-	وزیر اعظم کے گلوبل سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ گولز ایجوٹمنٹ پروگرام، مواصلات و تعمیرات، ایچ یو ڈی ایچ ای، ایل جی اینڈ سی ڈی ڈیپارٹمنٹ اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی برائے مالی سال 2016 تا 2018 پر سینٹیل آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	923
	تحاریک استحقاق	
72-	ایس ڈی اوسب ڈویژن عباسیہ لیاقت پور کی معزز ممبر اسمبلی سے بد تمیزی	924
	تحاریک التوائے کار	
73-	شاہدرہ لاہور کی چھ سالہ بچی پٹنگ کی ڈور پھرنے سے جاں بحق	925
74-	لاہور کی نہر میں شہریوں کے نہانے سے کورونا وائرس پھیلنے کا خدشہ	926
	زیر وارنٹس	
75-	قیوم ہسپتال ساہیوال کی انتظامیہ کا مریضوں کو وینٹی لیٹرز پر نہ رکھنے سے متعدد مریض جاں بحق	927
76-	تھانہ گجر پورہ لاہور کی حدود میں مسلح افراد کا ڈاکٹر اور کمپاؤنڈر سے موبائل فون چھیننا اور انہیں سالہ لڑکی کو ریپ کا نشانہ بنانا	927
	بدھ، 5- اگست 2020	
	جلد 23 : شمارہ 10	
77-	بوجہ یوم استحصال کشمیر اسمبلی کے اجلاس کی تاریخ تبدیل کرنے کا اعلامیہ	933
78-	ایجنڈا	935
79-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	937
80-	نعت رسول مقبول ﷺ	938

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
939	سرکاری کارروائی قواعد کی معطلی کی تحریک قرارداد	81-
940	5- اگست 2020 یوم استحصال کشمیر کے موقع پر کشمیریوں سے مکمل یکجہتی کا اظہار جمعہ المبارک، 7- اگست 2020 جلد 23 : شماره 11	82-
963	ایجنڈا	83-
965	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	84-
966	نعت رسول مقبول ﷺ پوائنٹ آف آرڈر	85-
968	مسودہ قانون تحفظ بنیاد اسلام 2020 کو دوبارہ اسمبلی میں لا کر اس میں ترمیم کرنے کا مطالبہ سرکاری کارروائی مسودہ قانون (جو پیش ہوا)	86-
994	مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2020	87-

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	سوموار، 10- اگست 2020	
	جلد 23 : شماره 12	
997 -----	ایجنڈا	88-
999 -----	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	89-
1000 -----	نعت رسول مقبول ﷺ	90-
	سوالات (حکمہ آپاشی)	
1001 -----	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	91-
1047 -----	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	92-
1065 -----	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	93-
	توجہ دلاؤ نوٹس	
1067 -----	چک نمبر 58 گ ب فیصل آباد میں میاں بیوی کا قتل	94-
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو پیش ہوا)	
1069 -----	مسودہ قانون نامزد انسٹیٹیوٹ، ملتان 2020	95-
1069 -----	قواعد کی معطلی کی تحریک	96-
	قرارداد	
	قائد اعظم محمد علی جناح کی 11- اگست 1947 کو پہلی قانون ساز اسمبلی	97-
1070 -----	میں کی جانے والی تقریر کو پنجاب میں نصاب کا حصہ بنانے کا مطالبہ	

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	تھاریک التوائے کار	
1073 -----	پنجاب میں جرائم میں اضافہ	98-
1075 -----	چولستانی آباد علاقوں کو فلڈ سپلائی چینلز کا پانی فراہم کرنے کا مطالبہ	99-
	حمیدہ ہسپتال ویلنشیانا ڈن لاہور کی ایمر جنسی	100-
1077 -----	وارڈ میں آنے والی مریضہ کو بے آبرو کرنے کی کوشش	
1079 -----	پنجاب میں ای لا سبریریز کے ملازمین کی برطرفی	101-
1083 -----	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	102-
	انڈکس	103-

461

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21- جولائی 2020

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مور نمبر 9 - جون 2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

جناب محمد ایوب خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد و ضوابط مرتب کئے جائیں۔

462

(موجودہ قراردادیں)

- 1- جناب احسان الحق: جناب محمد عبداللہ وڑائچ: محترمہ خدیجہ عمر: جناب محمد افضل:
- یہ ایوان شیخوپورہ میں ٹرین اور کوسٹر کے حادثے میں سکھ یا تریوں کے جاں بحق ہونے پر انتہائی دکھ اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان اور پاکستان کے عوام اس دکھ کی گھڑی میں اپنے سکھ بہن بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پنجاب حکومت زخمی اور جاں بحق ہونے والے سکھ یا تریوں کے لواحقین کی ہر ممکن امداد کرے گی۔
- 2- محترمہ سمیرا کوئل:
- پنجاب میں حکومت نے گندم کا سرکاری ریٹ -/1400 روپے فی من مقرر کیا ہے جبکہ صوبہ بھر میں گندم 1800 سے 2000 تک فی من فروخت ہو رہی ہے لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں گندم اور آٹا کی سرکاری ریٹس پر فروخت کو یقینی بنایا جائے۔
- 3- محترمہ سعدیہ سہیل رانا:
- اس ایوان کی رائے ہے کہ بچوں کی ذہنی نشوونما، مثبت سوچ کی عادت اپنانے اور مستقبل میں پیش آنے والے مختلف مسائل کو بہتر طریقے سے حل کرنے کے لئے تعلیمی اداروں میں سائیکالوجیکل سنٹرز اور کلاسز کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی مثبت ذہنی تربیت بھی کی جاسکے۔
- 4- چودھری افتخار حسین چھچھڑ:
- بصیر پور ریلوے سٹیشن کے ساتھ مین بازار کا پھانک بہت چھوٹا ہے جس کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک جام رہتا ہے، کئی مریض پھانک پر ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے جاں بحق ہو چکے ہیں۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اس ریلوے پھانک کی توسیع کیلئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ عوام کو ٹریفک جام کی اذیت سے نجات مل سکے۔
- 5- محترمہ شعوانہ بشیر:
- اس ایوان کی رائے ہے کہ رنگ روڈ پر آنے جانے والے افراد کو -/90 روپے روزانہ دینے پڑتے ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر روزگار کے لئے آنے جانے والوں اور طالب علموں کے لئے بہت زیادہ رقم ہے لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس مقصد کے لئے -/200 روپے کا ماہانہ کارڈ جاری کیا جائے۔

463

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

منگل، 21- جولائی 2020

(یوم الثالث، 29- ذیقعد 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین لاہور میں سہ پہر 3 بج

کر 54 منٹ پر وزیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیق محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

عوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصَلُّونَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ

عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا آذْرُكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا آذْرُكَ

مَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا

وَالْاٰهْرُ بِوَمِيذِنِ اللّٰهِ ﴿١٩﴾

سورة الانفطار آیات 13 تا 19

بے شک نیکوکار نعتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ (13) اور بد کردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزا

کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا

معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی

کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز خدا ہی کا ہوگا (19)

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تم پر میں لاکھ جان سے قربان یا رسول ﷺ
 بر آہیں میرے دل کے ارمان یا رسول ﷺ
 کیوں دل پہ میں فدا نہ کروں جان یا رسول ﷺ
 رہتے ہیں اس میں آپ ﷺ کے ارمان یا رسول ﷺ
 کشتہ ہوں روح پاک کا نکلوں جو قبر سے
 جاری میری زبان پہ ہو قرآن یا رسول ﷺ
 اس شوق میں کہ آپ ﷺ کے دامن سے جا ملے
 میں چاک کر رہا ہوں گریبان یا رسول ﷺ
 مشکل کشا ہیں آپ ﷺ امیر آپ ﷺ کا غلام
 اب اس کی مشکلیں بھی ہوں آسان یا رسول ﷺ

تعزیت

سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ سردار محمد اسلم کی وفات پر دعائے مغفرت
جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ سردار محمد اسلم وفات پا گئے
ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔
جناب چیئرمین: جی، سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ سردار محمد اسلم کے لئے دعا مغفرت کی
جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، بات کر لیں۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے، ہاؤس میں پنجاب کے
جتنے لوگ بیٹھے ہیں ان کے اپنے بھی جتنے حلقے ہیں ان کے وہاں پر یہ مسئلہ ہے یہ کہ لوکل گورنمنٹ
نے ایک ٹیکس جاری کیا ہے، مویشیوں پر ٹیکس لگایا ہے کہ جو زمیندار اپنا مویشی بیچنے کے لئے لائے
گا وہ -/500 روپے وہاں پر ان کو ادا کرے گا چاہے اس کا مویشی بکے یا نہ بکے بڑے مویشی پر
-/500 روپے اور چھوٹے مویشی پر -/100 روپے ٹیکس لگایا ہے۔ یہ بہت ظلم کی بات ہے کہ
اگر ایک بندہ اپنا مویشی لے کر آتا ہے اس پر کرایہ بھی دیتا ہے اور اس کے بعد اس کا مویشی
فروخت نہیں ہوتا وہ اس کو واپس لے جاتا ہے اور اس سے پھر بھی -/500 روپے لے لیا جاتا
ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے اگر اس کا مویشی بک جاتا ہے پھر تو کوئی مسئلہ نہیں وہ ٹیکس دینے کے لئے تیار
ہے لیکن جب اس کا مویشی فروخت ہی نہ ہو تو وہ پھر بھی -/500 روپے ٹیکس دے تو میں آپ سے
گزارش کروں گا کہ آپ اس پر اپنی رولنگ دیں اور وزیر قانون بھی موجود ہیں اگر وہ ہمیں اس پر
کوئی commitment کر دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر! یہ عام لوگوں کا بہت بڑا مسئلہ ہے لوگ احتجاج بھی کر رہے ہیں۔ اگر تو یہ کوئی سہولتیں دے دیتے ہیں، کوئی اے سی لگا دیتے، کھانا دے دیتے پھر ہم بھی کہتے۔ /500 روپے لے لیں لیکن اگر یہ کچھ بھی نہیں دیتے صرف وہاں آکر پکڑ لگا کر جانے کا۔ /500 روپے لے رہے ہیں تو بہت بڑا ظلم ہے اس کو ختم کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے اس پر بات کرنے دیں۔

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ اس پر پوائنٹ آگیا ہے۔

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئر مین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اس کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1434 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال ڈویژن میں فلور ملز و دیگر تفصیلات

*1434: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال ڈویژن میں کتنی فلور ملز کتنی باڈیز اور یہ کب سے محکمہ خوراک کی لائسنس

ہولڈر ہیں تفصیل سے آگاہ کریں، ان میں سے کتنی بند اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(ب) محکمہ خوراک ساہیوال کن SOP کے تحت فلور ملز کو گندم کس ریٹ پر فروخت کرتا

ہے؟

- (ج) سال 18-2017 میں کن کن فلور ملز کو گندم کتنی اور کس شرح پر فروخت کی گئی نیز کتنی فلور ملز سے سیپمیل لے کر نمونہ جات لیبارٹری بھجوائے گئے، نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے کون با اختیار ہوتا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (د) حکومت عوام الناس کو بہترین، معیاری اور غذائی مرکبات سے بھرپور آنا فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان):

- (الف) متعلقہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
- (ب) محکمہ خوراک ساہیوال موصولہ SOP پنجاب گورنمنٹ آف پنجاب نوڈ ڈیپارٹمنٹ کے تحت (کوٹا + شرح فروخت) فلور ملز کو گندم فروخت کرتا ہے جو کہ ہر بار مختلف ہو سکتی ہے۔
- (ج) متعلقہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے ضلعی افسر خوراک با اختیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اتھارٹی نمونہ حاصل کرنے کا اختیار واپسی دوسرے افسر کو بھی تفویض کر سکتی ہے۔
- (د) حکومت عوام الناس کو بہترین معیاری اور غذائی مرکبات سے بھرپور آنا فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے ہر ممکنہ کوشش کی جا رہی ہے فورٹیفائیڈ آٹا کی اوپن مارکیٹ میں فراہمی اس کا ثبوت ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ساہیوال ڈویژن میں کتنی فلور ملز ہیں اور ان میں سے کتنی بند اور کتنی چالو حالت میں ہیں تو اس کا جو جواب مجھے دیا گیا ہے وہ جواب میرے خیال سے غلط ہے اگر منسٹر صاحب بتادیں کہ کس طرح درست ہے؟ تو پھر میں اُس پر آگے بات کروں۔

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! معزز ممبر اس میں غلطی بتادیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ غلطی یہ ہے کہ جو میں نے پوچھا تھا کہ کتنی فلور ملز چالو ہیں؟ ان میں ایسی فلور ملز ہیں جو بند ہیں انہوں نے ان کو چالو شو کیا ہے اور جو چالو ہیں ان کو بند شو کیا ہے تو میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسا غلط جواب کیوں دیا گیا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں اپنے محترم بھائی سے کہنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس جو لسٹ فراہم کی گئی ہے اُس کے تحت ساہیوال میں 37 فلور ملز ہیں اور total bodies 339 ہیں اس میں سے جو functional ہمارے ریکارڈ کے مطابق 23 ہیں اور چودہ non-functional ہیں چونکہ آپ وہاں سے منتخب ممبر ہیں اگر آپ سمجھتے ہیں اس میں کوئی ایسی مل ہے جو کہ functional میں لکھی گئی ہے اور وہ non-functional ہے یا کوئی ایسی مل ہے جو non-functional تھی اور functional میں لکھی گئی ہے تو آپ ہماری راہنمائی کر دیں ہم اُس حساب سے اس کو ٹھیک کر دیں گے۔

جناب سپیکر! میرے حساب سے اس وقت تک تینس functional ہیں اور چودہ non-functional ہیں۔ ان functional ملز کو ہم کوٹا issue کر رہے ہیں، functional کے لئے جو ہم نے طریق کار بنایا اُس میں پہلے فوڈ ڈیپارٹمنٹ تھا پھر ہماری ایجنسیاں تھیں جو اس کے اندر ہم نے شامل کی ہیں اور جو ملز پورا سال کام کرتی ہیں ان کو ہم functional کہتے ہیں اور جو صرف چند ماہ کے لئے آتی ہیں اور کوٹا لیتی ہیں اور پھر اُس کو grinding کرنے کے بعد بند کر دیتی ہیں ان کو ہم نے non-functional کیا ہوا ہے اگر آپ سمجھتے ہیں کوئی ایسی مل ہے جو functional تھی اور اُس کو ہم نے non-functional کر دیا آپ اُس میں ہماری راہنمائی کر دیں میں اُس کو ٹھیک کروادوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں بتا دیتا ہوں کہ جو میں نے بتایا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے غلط جواب دیا ہے سیریل نمبر 3 پر ہے افضل لکھا ہوا ہے بارہ باڈی کی مل انہوں نے functional show کی ہے جبکہ وہ non-functional ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت وہ کام نہیں کر رہی اور اسی طرح سیریل نمبر 14 پر ظہور ہے وہ non-functional لکھا ہے وہ functional ہے تو آپ نے چونکہ فرمایا ہے کہ ہم آپ کو تصحیح کر دیں تو کر دیتے۔ یہ ڈیپارٹمنٹ نے غلط جواب دیا ہے اس پر آپ دیکھ لیں کہ آپ نے کیا کرنا ہے؟ یہ جز (الف) میں نے بتا دیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ جز (ب) میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے پوچھا تھا کہ فلور ملز کو کن SOPs کے تحت گندم کا کوٹا اور ریٹ مقرر کیا جاتا ہے تو میں معزز منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ اس وقت جو ایک baseline مقرر کی ہے وہ کس بنیاد پر کی ہے۔ جو اس وقت یہ فلور مل کو گندم release کر رہے ہیں اور اُس میں جو urban population شامل ہے جبکہ rural population کو شامل نہیں کیا گیا اُس کی کیا وجہ ہے؟ ہمارے دیہاتی لوگ جو گندم اگاتے ہیں، جو گندم کی آبیاری کرتے ہیں اُن کو اس کوٹے میں شامل کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر خوراک!

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں اپنے محترم بھائی سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے جو دو ملوں کا مجھے کہا ہے انشاء اللہ میں آج ہی اس کو دوبارہ سے چیک کر لیتا ہوں اور آپ نے جو دو ملوں کا بتایا ہے۔ اگر آپ کی بات ٹھیک ہوئی تو انشاء اللہ کل تک اس کی تصحیح ہو جائے گی اور جو دوسری بات آپ نے کی ہے اس وقت ہمارے پاس storage کی جو capacity ہے وہ تقریباً 43 لاکھ اور 50 ہزار ٹن کے قریب ہماری گندم کی تھی اور ہم جو روزانہ کی بنیاد پر ایٹو کر رہے ہیں وہ 16 سے 17 ہزار ٹن ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو ہمیں تقریباً 4½ لاکھ ٹن گندم ہر مہینے چاہئے تو ہم اُس کے حساب سے دیکھ رہے ہیں کہ capacity کہاں پر ہے۔ مل کی grinding capacity کتنی ہے اور پھر population کے حوالے سے اُس ضلع کو اس میں لے کر آئے ہیں۔ تقریباً 16 ہزار کی capacity کے مطابق اس وقت per day کے حساب سے ہم گندم release کر رہے ہیں لیکن جو آپ نے سوال پوچھا ہے کہ اس کا میکنزم کیا ہے؟

جناب سپیکر! میکسزم اُس کا population based ہے اور ساتھ جس مل کو گندم جاتی ہے اُس کی grinding capacity ہے تو دونوں کے حساب سے ہم اس کو balance کرتے ہیں لیکن اس وقت جو مارکیٹ ریٹ ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ ہم -/1475 روپے فی من گندم اس وقت مل کو release کر رہے ہیں اُس کے مطابق make sure کر وارہے ہیں کہ آٹے کا بیگ -/860 روپے میں ملے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی میرا ضمنی سوال ہے مجھے اس پر بات تو کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا تیسرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ فرماتے ہیں تو سوال نہیں کرتے لیکن یہ بڑا اہم ایٹو ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں معزز منسٹر صاحب سے آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو میں نے بات کی تھی اُس کا جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں نے یہی پوچھا تھا کہ urban population کو شامل کیا گیا ہے، rural population کو شامل نہیں کیا گیا اور اس وقت مارکیٹ میں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پانچ دفعہ جناب سپیکر، جناب ڈپٹی سپیکر اور ان سے پہلے سابق سپیکر رانا محمد اقبال رولنگ دے چکے ہیں کہ جس محکمے کا جس دن وقفہ سوالات ہو گا اُس محکمے کا سیکرٹری اُس دن لازمی موجود ہو گا۔

جناب سپیکر! میں حیران ہوں کہ ایک سینئر ترین وزیر جناب عبدالعلیم خان اُن کے محکمے کا سیکرٹری ادھر آفیسر گیلری میں موجود نہیں ہے، اس سے پہلے جناب پرویز الہی نے اجلاس کو ملتوی کر دیا کہ جب تک متعلقہ محکمے کا سیکرٹری نہیں آئے گا سوالات نہیں ہو سکتے یہ آپ اپنے آفس سے دیکھ لیں یا کہیں سے بھی دیکھ لیں۔ یہ ہے ان کی بے بسی اور بے کسی۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

سینیئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں اپنے محترم بھائی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جس دن بے بسی ہوگی اس دن میں اس سیٹ پر نہیں رہوں گا۔ میں اپنے بھائی سے صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج شام 5:00 بجے وزیر اعظم نے wheat پر میٹنگ رکھی ہے جس کی ہم تیاری کر رہے ہیں تو سیکرٹری صاحب مجھ سے اجازت لے کر گئے ہیں لہذا آپ کی اجازت سے ان کو آج کے دن کے لئے معافی دے دیں اور exempt کر دیں۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! منسٹر صاحب نے اس پر معذرت کر لی ہے۔ شکر یہ۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی بہت respect ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمام secretaries تو نہیں میٹنگ میں چلے گئے وہ نہیں آسکتے تھے تو ان کی جگہ یہاں پر سپیشل سیکرٹری موجود ہو سکتے تھے۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ کا شکر یہ کیونکہ منسٹر صاحب نے اس پر معذرت کر لی ہے انہوں نے بتا دیا ہے کہ وہ میٹنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بات نہیں کر رہا اس بارے میں جناب محمد بشارت راجہ فرمادیں۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! انہوں نے ایک important task کے لئے منسٹر صاحب سے اجازت لی ہے اور ان کی اجازت سے ہی سیکرٹری صاحب گئے ہیں اور میٹنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحب کا fault نہیں ہے یہاں پر ایک ایس او بیچھا تھا وہ بھی اب اٹھ کر چلا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایس او صاحب سیکرٹری صاحب کو بلانے گئے ہیں۔

سینیئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں اپنے محترم بھائی سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ پہلے منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

سینیئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! ہمارے کین کمشنر صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں اور باقی بھی ہمارے محکمے کے افسران آنے شروع ہو گئے ہیں اور آہستہ آہستہ تمام افسران پہنچ جائیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ آج کے سوالات کو pending فرمادیں۔ آپ دیکھیں کہ اتنے ٹکڑے منسٹر صاحب ہیں لیکن ان کے سیکرٹری یہاں نہیں آرہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اتنے ٹکڑے منسٹر صاحب کا سٹاف ان کے کہنے پر بھی نہیں آرہا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کے ساتھ personal نہیں ہو رہا بلکہ میرا تو ان کے ساتھ ایک پیار کا رشتہ ہے۔ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ سپیکر صاحب نے جو رولنگز دی ہوئی ہیں وہ میں آپ کو دے دیتا ہوں وہ آپ دیکھ لیں سپیکر صاحب نے جب سیکرٹری یہاں تشریف نہیں لائے تو انہوں نے اس دن کے سوالات pending کر دیئے تھے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! ویسے آپ کے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی سیکرٹری تو یہاں پر موجود ہونا چاہئے تھا۔

سینیئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں نے اسی لئے اس پر کوئی بحث نہیں کی کیونکہ میں خود کہہ رہا ہوں کہ جناب خلیل طاہر سندھو جو کہہ رہے ہیں وہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ان کے محکمے کا سپیشل سیکرٹری یہاں پر آجائے۔

سینیئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں تو کہہ رہا ہوں کہ میرے معزز بھائی جو کہہ رہے ہیں وہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں اور میں آپ کی بات سے سو فیصد متفق ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ سوالات کو pending فرمادیں۔ اگر آپ اجلاس چلاتے رہے تو میں بطور چیف وہپ ہاؤس میں نہیں بیٹھوں گا بلکہ ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔ (اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون! کیا آپ اس پر کوئی comments pass کرنا چاہتے ہیں؟ جی، اب ہم پندرہ منٹ کے لئے وقفہ کرتے ہیں اور اس کے بعد ہم واپس آتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ وقفہ کے بعد)

جناب چیئر مین 4 بج کر 33 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سینیئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اخلاقی، قانونی اور آئینی طور پر وقفہ سوالات کے دوران ہمارا پورا محکمہ یہاں پر آنے کا پابند ہے۔ میرے بھائی نے بالکل صحیح نشاندہی فرمائی ہے۔

جناب سپیکر! سیکرٹری محکمہ خوراک کے یہاں نہ پہنچنے پر میں اپنے بھائی اور پورے ایوان سے معذرت چاہتا ہوں۔ اصل میں آج 5:00 بجے وزیر اعظم کی میٹنگ ہے اور سارا محکمہ وہاں پر گیا ہوا ہے اسی وجہ سے سیکرٹری محکمہ خوراک یہاں نہیں آسکے۔

جناب سپیکر! میں یہ استدعا کروں گا کہ آپ محکمہ خوراک کے سوالات کو آج pending فرمادیں۔ یہ سوالات کسی اگلے دن take up کر لئے جائیں تاکہ اس روز سیکرٹری محکمہ خوراک اور دوسرا عملہ یہاں آفیشل گیلری میں موجود ہو۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! وزیر خوراک جناب عبدالعلیم خان نے کہا ہے کہ محکمہ خوراک سے متعلق آج کے سوالات pending کر لئے جائیں تو ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ وزیر خوراک نے معذرت کی ہے جبکہ ہم نہیں چاہتے کہ وہ معذرت کریں لیکن جس دن یا تاریخ کے لئے آپ یہ سوالات pending کریں گے اس روز سیکرٹری خوراک کا یہاں آفیشل گیلری میں موجود ہونا لازمی ہے اگر وہ یہاں پر موجود نہیں ہوں گے تو پھر ہم بھرپور احتجاج کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ایک نشاندہی کرنی چاہتا ہوں کیونکہ معزز وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ میں نشاندہی کر دوں کہ میرے سوال کا جواب کس حد تک غلط ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! جب آج کے سارے سوالات pending کئے جا رہے ہیں تو پھر کسی غلطی کی نشاندہی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جناب سپیکر کی یہ رولنگ ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران آفیشل گیلری میں اگر متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری موجود نہیں ہوں گے تو وقفہ سوالات نہیں چل سکے گا۔ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ اور سینئر منسٹر / وزیر خوراک جناب عبدالعلیم خان نے بھی اس سے agree کیا ہے۔ محکمہ خوراک سے متعلق آج کے سوالات pending کئے جاتے ہیں۔ یہ بات نوٹ کر لی جائے کہ وقفہ سوالات کے دوران آفیشل گیلری میں متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری کا موجود ہونا ضروری ہے۔ سیکرٹری اسمبلی اس حوالے سے ایک یادداشت چیف سیکرٹری صاحب کو بھجوائیں گے۔

رپورٹیں

(جو پیش کی گئیں)

جناب چیئرمین: وزیر قانون سپیشل کمیٹی نمبر 8 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2020،
 مسودہ قانون (ترمیم) (تشیخ) ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب 2020،
 مسودہ قانون (ترمیم) کوآپریٹو سوسائٹیز 2020 کے بارے میں
 سپیشل کمیٹی نمبر 8 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا
 وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں

- (1) The Ravi Urban Development Authority Bill 2020
(Bill No.16 of 2020).
- (2) The Punjab Undesirable Cooperative Societies
(Dissolution) (Amendment) Bill 2020 (Bill
No.17 of 2020).
- (3) The Co-operative Societies (Amendment) Bill
2020 (Bill No.18 of 2020).

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 8 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔
 (رپورٹیں پیش ہوں)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
 جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

شادی ہالز کھولنے کے حوالے سے SOPs جلد از جلد بنانے کا مطالبہ
 جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک اہم مسئلہ کے بارے میں گزارش کرنی
 چاہتا ہوں کہ جس کی وجہ سے پورا پنجاب suffer کر رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وزیر قانون بھی اس
 بابت آگاہ ہوں گے۔ COVID-19 کی وجہ سے سارے شادی ہالز بند ہو گئے ہیں۔ متعلقہ منسٹر

نے شادی ہالز کے نمائندگان کے ساتھ میٹنگ کی اور اس میں یہ طے پایا کہ جو SOPs دیئے جائیں گے۔ اس کے مطابق پورے پنجاب کے شادی ہالز کھولے جائیں گے۔

جناب سپیکر! جیسے کہ پنجاب کے سارے کاروبار کھل چکے ہیں اور میرے سامنے بیٹھے ہوئے میرے بہن بھائی اس بات سے aware ہوں گے کہ ہر حلقے کے اندر ایک معاشی قتل ہو رہا ہے۔ جن لوگوں کا روزگار تھا وہ نئے پاکستان میں ختم ہو گیا ہے۔ اب پرانے پاکستان والوں کے شادی ہال بند ہیں تو آپ کی وساطت سے اور وزیر قانون کی وساطت سے میری گزارش ہے کہ یہ پہلے پچاس میٹنگز کر چکے ہیں ان کا کوئی بھی حل نہیں نکلا۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ ایوان میں وزیر متعلقہ نہ آئیں یا پارلیمانی سیکرٹری نہ آئیں تو یہ بات آئی گئی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ حکومت نے پچھلے چالیس دنوں میں SOP's finalize نہیں کئے تو جن شادی ہال والوں کا معاشی قتل ہو رہا ہے ان کے SOP's بنائے جائیں۔ شادی ہال کا ایک پورا circle ہے اُس کے اندر cooks ہیں، اُس کے اندر چوکیدار ہیں، اُس کے اندر سکیورٹی گارڈز ہیں اور جن لوگوں نے شادی ہال کرائے پر لئے ہوئے ہیں وہ سڑکوں پر آچکے ہیں تو اس کے لئے ایوان کے اندر ایک ٹائم دیا جائے۔ ہم نے یہ پوائنٹ آف آرڈر پہلے کی طرح نہیں جانے دینا کہ حکومت سے یہاں پر سوال کیا جائے اور حکومت اُس کا جواب نہ دے۔ آپ نے اس مسئلے پر ایوان میں آج کوئی رولنگ دینی ہے کیونکہ شادی ہال والے انتہائی بے روزگار ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے وہ انتہائی پریشان ہیں۔ آپ وزیر قانون سے ہمیں کوئی time limit لے کر دیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اس معزز ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف مبذول کرائی ہے میں ان سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ ہمارے جن لوگوں کا روزگار ہی یہ تھا وہ اس مسئلے سے متاثر ہوئے ہیں اور یہ معاملہ بار بار discuss بھی ہوا ہے لیکن جس طرح معزز ممبر نے ابھی خود بھی فرمایا ہمارے وزیر صنعت و تجارت اور سرمایہ کاری نے ان کے ساتھ مذاکرات کئے تھے اور ان مذاکرات کے

نتیجے میں اُن کے درمیان یہ طے ہوا تھا کہ عید الاضحیٰ کے بعد شادی ہال، ہوٹل اور ریستورانٹ کو کھولنے کے لئے SOP's develop کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کورونا کی وجہ سے lock down کے حوالے سے جتنے بھی decisions ہوئے تھے اُن تمام کی approval NCOC میں دی جاتی ہے اور پنجاب حکومت پہلے ہی NCOC کو بھیج چکی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے کو حل کرانے کی جلد از جلد کوشش کی جائے گی کیونکہ ہمارے بھائیوں کو جو مشکلات درپیش ہیں حکومت خود ان مشکلات سے apprise ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اُن مشکلات کو دور کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ on the floor of the House اس مسئلے پر بات ہوئی ہے اگر وزیر قانون کہہ رہے ہیں تو عید الاضحیٰ کے بعد SOP's پر عملدرآمد کرنا شادی ہال کھلوا دیں گے تو I shall be grateful. جناب بلال یسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب بلال یسین: جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبر کی بات کو endorse کرتا ہوں اور وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہاں پر کہا کہ حکومت عید الاضحیٰ کے بعد SOP's پر عملدرآمد کر کے شادی ہالز کو کھولنے کی پوری کوشش کرے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ banquet halls کے بزنس کی ایک پوری chain ہے کہ اس کے گرد پوری economy گھومتی ہے۔ اس میں پولٹری بھی use ہوتی ہے اور عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ایک سوئی دھاگے سے لے کر تمام commercial activities ان کے ساتھ interlink ہیں تو میری گزارش ہوگی کہ یہ ایک ایسا بزنس ہے کہ ان کی preparation کے لئے کم از کم بیس دن سے ایک مہینہ ٹائم چاہئے تو اگر حکومت عید الاضحیٰ کے بعد announce کرے گی تو شادی ہالز کا کھلنا اور بھی late ہو جائے گا تو چونکہ کورونا کافی حد تک کم ہو گیا ہے لہذا حکومت شادی ہالز کو کھولنا بھی سے announce کر دے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون نے ensure کر دیا ہے تو انشاء اللہ یہ ہو جائے گا۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں
تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہ رہا ہوں کہ آپ کو مجھ سے بہتر پتا ہے کہ عید الاضحیٰ کے فوراً بعد محرم کا
آغاز ہو جاتا ہے تو فیصلہ کچھ بھی ہو اُس پر ultimately عملدرآمد محرم کے بعد ہی ہونا ہے تو جب
وہ ٹائم آئے گا اُس وقت تک ہم decision لے لیں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

مساجد میں سی سی ٹی وی کیمرے نصب کرنا اور سیکیورٹی گارڈ

رکھنا لازمی قرار دینے سے مسجد انتظامیہ اور عوام کو پریشانی کا سامنا

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ اور خاص طور پر وزیر قانون کی
توجہ ایک اہم issue پر دلانا چاہتی ہوں کہ تمام مساجد کو متعلقہ تھانہ سے ایک نوٹیفکیشن موصول ہوا
ہے جس میں تمام مساجد کو یہ کہا گیا ہے کہ وہ اپنے CCTV Cameras لگائیں اور ایک سیکیورٹی
گارڈ کا ہونا بھی ضروری ہے تو میری یہ درخواست ہے کہ تمام مساجد کا اپنا source of income
نہیں ہوتا اور بعض مساجد ایسی ہیں جن میں صرف چندے کی بنیاد پر بڑی مشکل سے اُن کے بل ادا
کئے جاتے ہیں تو اُس صورت میں سیکیورٹی گارڈ رکھنا، اُس کے آلات خریدنا اور CCTV
Cameras لگانا بہت ہی مہنگا پراجیکٹ ہے جس کو ہر مسجد afford نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر! اس نوٹیفکیشن میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ دو روز کے اندر اندر اس پر
عملدرآمد نہیں کیا جائے گا تو مساجد کو سیل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہے کہ مساجد کا sensitive matter ہے اگر کوئی
مسجد یہ چیزیں afford نہیں کر سکتی اور اگر اُسے سیل کر دیا جائے گا تو یہ بد امنی اور انتشار کا باعث
بنے گا۔ ریاست مدینہ میں یہ حکومت کی ذمہ داری ہونی چاہئے کہ وہ مساجد اور نمازیوں کو تحفظ
فراہم کرے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میری بہن نے جیسے بات کی تو یہی صورت حال ہے اور یہی سمجھا جا رہا ہے کہ یہ ایک سازش ہے۔ پہلے ہی نمازیوں کو فاصلے پر کھڑا کر دیا گیا تو اب اگر CCTV Cameras نہیں لگتے تو پھر مساجد سیل ہو جائیں گی اور اللہ کے گھر بے آباد ہو جائیں گے لہذا حکومت اس کے لئے خود کوئی ایسے انتظامات کرے اور عوام کو مجبور نہ کرے کہ کوئی اور ناخوشگوار واقعہ ہو جائے۔ مساجد ہر حال میں کھلی رہنی چاہئیں اور اب عید الاضحیٰ آرہی ہے تو اس کے لئے کوئی مثبت لائحہ عمل طے کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ نے جس نوٹیفکیشن کو refer کیا ہے یہ نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جن شہروں میں مساجد پر ایویٹ گارڈ afford نہیں کر سکتیں وہاں پر پولیس کانسٹیبلز کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔ ضلعی انتظامیہ کی طرف سے تمام امن کمیٹیوں کو ہدایت گئی تھی جہاں پر وہ afford کر سکتے ہیں وہاں پر ہو جائے گا اور جہاں پر وہ afford نہیں کر سکتے ان کو ہماری ضلعی انتظامیہ assist کرے گی اور جیسے جناب محمد الیاس نے فرمایا کہ مساجد کو سیل کر دیا جائے گا تو قطعی طور پر یہ بات نہیں ہے۔ آج تک کوئی مسجد سیل ہوئی ہے، حکومت کسی مسجد کو سیل کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اور نہ ہی کوئی ایسا کر سکتا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ misconception ہے کسی کو اس نوٹیفکیشن کا پابند نہیں بنایا جائے گا بلکہ ہم انہیں facilitate کرنے کی کوشش کریں گے۔

محترمہ ثانیہ کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

صحافیوں کا SOP's پر عملدرآمد کرتے

ہوئے اجلاس کی کارروائی کی رپورٹنگ کی اجازت کا مطالبہ

محترمہ ثانیہ کامران: جناب سپیکر! اچھی ہم اجلاس میں آرہے تھے تو باہر صحافی برادری احتجاج کر رہی تھی۔ فلیٹیز ہوٹل میں جب بجٹ اجلاس ہو رہا تھا تو وہاں پر limit کر دیا گیا تھا کہ دس سے زیادہ صحافی نہیں آئیں گے تو اب ہم اسمبلی بلڈنگ میں واپس آگئے ہیں تو COVID کے حالات بھی تھوڑے بہتر ہو گئے ہیں تو ان کی request یہ تھی کہ ہمیں بھی SOP's کو follow کرتے ہوئے اجلاس کی کارروائی کی reporting کی اجازت دی جائے تو اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے انہیں اجلاس کی coverage کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں محترمہ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ کوئی یکطرفہ فیصلہ نہیں ہے۔ یہ فیصلہ سپیکر صاحب، حکومتی بچوں اور نہ ہی اپوزیشن کا یکطرفہ فیصلہ ہے۔

جناب سپیکر! یہ بات باقاعدہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں طے ہوئی تھی کہ صحافی صاحبان کو کس حد تک coverage کے لئے اجازت دینی ہے۔

جناب سپیکر! اس سلسلہ میں، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ لاہور پریس کلب اور ہماری پریس گیلری کے عہدیداروں کو باقاعدہ اعتماد میں لے کر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ اگر پھر بھی کسی وقت اس فیصلہ میں تبدیلی آتی ہے تو ہم اپنے صحافی بھائیوں کو اعتماد میں لے کر انشاء اللہ فیصلہ کریں گے۔ یہ کوئی یکطرفہ فیصلہ نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے قواعد کی معطلی کر کے قرارداد پیش کرنے کی درخواست دی ہوئی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، اسے بعد میں لے لیں گے۔

تحریر التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 20/310 جناب منیب الحق کی ہے۔ جی، آپ اسے پڑھیں۔

لاک ڈاؤن کی وجہ سے صنعتی یونٹ بند ہونے سے صنعتی کارکنان کی بے روزگاری

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ COVID-19 کی وجہ سے جب سے صوبہ میں لاک ڈاؤن ہوا ہے تب سے صوبہ میں مختلف فیکٹریوں، کارخانوں، ہوٹل، گھریلو صنعتی یونٹ اور دیگر چھوٹے بڑے کاروباری مراکز بند ہونے کی وجہ سے صوبہ بھر میں لاکھوں تحفظ شدہ کارکن بھی بے روزگار ہو گئے جبکہ یہ کارکن جن اداروں کی بندش کی وجہ سے بے روزگار ہوئے ہیں یہ باقاعدہ PESSI سے رجسٹرڈ ہیں اور یہ ادارہ ان کارکنوں کی تنخواہوں سے کٹوتی کردہ مختلف قسم کے فنڈز بھی وصول کرتا رہا ہے۔ اس کے باوجود PESSI نے ان کارکنوں کی کوئی مالی امداد کی ہے اور نہ ہی حکومت کی جانب سے شروع کردہ مختلف پروگرام خاص کر "احساس پروگرام" کے تحت ان کو مالی امداد ملی ہے جس کی وجہ سے لاکھوں benefited کارکن کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں اور ان کی فیملی متاثر ہو رہی ہے، بچے اور فیملی ممبر شدید اضطراب کا شکار ہیں، ان کے چولہے بند ہو گئے ہیں، ادویات تک نہیں لے سکتے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے تحریک التوائے کار کے ذریعے جس مسئلہ کی طرف اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کرائی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ مزدوروں کا ایک genuine مسئلہ ہے۔ اس پر پہلے سے ہی کام ہو رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ایک کمیٹی اس حوالے سے قائم کی تھی جس میں، میں، منسٹر انڈسٹریز اور منسٹر لیبر شامل تھے۔ اس کمیٹی کا ایک اجلاس ہوا تھا اور اس میں چند ایک تجاویز سامنے آئی تھیں۔ منسٹر لیبر کو کہا گیا تھا کہ وہ باقاعدہ facts and figures لے کر آئیں تاکہ ان کی روشنی میں آگے فیصلہ کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے گزارش کروں گا کہ یہ معاملہ پہلے ہی گورنمنٹ کے علم میں ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے۔ اس کمیٹی میں جو بھی فیصلہ ہو گا اس سے معزز ممبر کو بھی ہم مطلع کریں گے اور اس معزز ایوان کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ مطلع کریں گے۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئر مین: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی لیتے ہیں۔ مورخہ 9- جون 2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد لیتے ہیں۔ یہ زیر التواء قرارداد جناب محمد ایوب خان کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے وزیر خزانہ نے اس قرارداد کا جواب دینا ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پہلے ایک دفعہ بزنس مکمل کر لیں اس کے بعد ہاؤس کو بے شک open کریں کہ جن بھائیوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے وہ کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد جناب احسان الحق، جناب محمد عبداللہ وٹانج، محترمہ خدیجہ عمر اور جناب محمد افضل کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر! آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس حوالے سے ہمارے ممبر جناب مہندر پال سنگھ کی بھی ایک قرارداد آئی ہوئی ہے۔ ان کا بھی اس میں نام شامل کر لیا جائے تاکہ یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہو۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ خدیجہ عمر! اسے پیش کریں۔

شینخوپورہ میں ٹرین اور کوسٹر حادثہ میں

جاں بحق ہونے والے سکھ یاتریوں کے لئے ڈکھ کا اظہار

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان شینخوپورہ میں ٹرین اور کوسٹر کے حادثے میں سکھ یاتریوں کے جاں بحق ہونے پر انتہائی ڈکھ اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان اور پاکستان کے عوام اس ڈکھ کی گھڑی میں اپنے سکھ بہن بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پنجاب حکومت زخمی اور جاں بحق ہونے والے سکھ یاتریوں کے لواحقین کی ہر ممکن امداد کرے گی۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان شیخوپورہ میں ٹرین اور کوسٹر کے حادثے میں سکھ یا تریوں کے جاں بحق ہونے پر انتہائی دکھ اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔
یہ ایوان اور پاکستان کے عوام اس دکھ کی گھڑی میں اپنے سکھ بہن بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پنجاب حکومت زخمی اور جاں بحق ہونے والے سکھ یا تریوں کے لواحقین کی ہر ممکن امداد کرے گی۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! میری اس میں تھوڑی سی ترمیم ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب سپیکر! ایک قرارداد پیش ہوئی ہے۔ اس میں ترمیم دینے کا ایک طریق کار ہے۔ ہمیں اس کو adopt کرنا پڑتا ہے لیکن جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ معزز ممبر اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمادیں تو ان کی حاضری لگ جائے گی اور ان کی حاضری بھی لگ جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ جناب مہندر پال سنگھ! آپ قرارداد کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں اس حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ جس طریقے سے ہماری حکومت نے اس موقع پر لوگوں کو سروسز دی ہیں۔ اس وقوعہ میں بہت قیمتی جانوں کا زیاں ہوا وہ تو واپس نہیں آسکتیں لیکن اس موقع پر حکومت پنجاب، حکومت پاکستان، وزیراعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار، پنجاب کے اداروں اور پاکستان آرمی نے جس طرح اپنا کردار ادا کیا کہ موقع پر ایبوسلینسز فوری بھیجیں۔ یہ سکھ یا تری پشاور سے آئے ہوئے تھے جب میتیں لاہور آئیں اور لاہور سے پاکستان آرمی نے سپیشل طیارہ پاکستان کی سکھ

کیونٹی کو دیا اور میتیں پشاور پہنچائی گئیں۔ میں ان سب اقدامات پر پوری دنیا کی سکھ کمیونٹی کی طرف سے وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار اور پاکستان آرمی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ سکھ برادری کی اس دکھ کی گھڑی میں شامل ہوئے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ سکھ کمیونٹی کی اس تکلیف میں ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری بہن نے بہت اچھی قرارداد پیش کی ہے۔ ہماری سکھ کمیونٹی پوری دنیا میں ہمارے سفیر ہیں۔ اس وقوعہ میں وفات پانے والوں کے لواحقین کے ساتھ حکومت جو کر رہی ہے تو بالکل ان کی زیادہ سے زیادہ مدد دہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے کہ اگر ہو سکے تو اس میں ہمارے دو مسلم بھائی بھی شہید ہوئے ہیں۔ اگر ان کو بھی اس میں شامل کر لیں تو یہ بھی بہت اچھا ہو گا کیونکہ اس میں کسی کا کوئی قصور تو نہیں تھا۔ زندگی اور موت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ Nobody can change this میری یہی گزارش ہے۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان شیخوپورہ میں ٹرین اور کوسٹر کے حادثے میں سکھ یا تریوں کے جاں بحق ہونے پر انتہائی دکھ اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان اور پاکستان کے عوام اس دکھ کی گھڑی میں اپنے سکھ بہن بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پنجاب حکومت زخمی اور جاں بحق ہونے والے سکھ یا تریوں کے لواحقین کی ہر ممکن امداد کرے گی۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: دوسری قرارداد محترمہ سمیرا کوئل کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

گندم اور آٹا کی سرکاری ریٹس پر فروخت کا مطالبہ

محترمہ سمیرا کومل: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب میں حکومت نے گندم کا سرکاری ریٹ -/1400 روپے فی من مقرر کیا ہے جبکہ صوبہ بھر میں گندم -/1800 سے -/2000 روپے تک فی من فروخت ہو رہی ہے لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں گندم اور آٹا کی سرکاری ریٹس پر فروخت کو یقینی بنایا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

پنجاب میں حکومت نے گندم کا سرکاری ریٹ -/1400 روپے فی من مقرر کیا ہے جبکہ صوبہ بھر میں گندم -/1800 سے -/2000 روپے تک فی من فروخت ہو رہی ہے لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں گندم اور آٹا کی سرکاری ریٹس پر فروخت کو یقینی بنایا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے صرف اس پر بات کرنے کے لئے oppose کیا ہے otherwise میری بہن کی بڑی احسن تجویز ہے کہ گندم اور آٹے کا جو سرکاری ریٹ مقرر ہوا ہے اسی ریٹ پر ہی فروخت ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی ہماری کابینہ کی میٹنگ تھی جس میں یہ بات ہوئی ہے۔ اگر یہاں پر وزیر خوراک تشریف فرما ہوتے تو وہ بھی یقین دہانی کرواتے کہ گورنمنٹ انشاء اللہ تعالیٰ اس بات کی پوری کوشش کر رہی ہے کہ آٹے کا جو ریٹ سرکاری طور پر مقرر کیا گیا ہے اسی پر مارکیٹ میں فروخت ہو اور انشاء اللہ ریٹس کی پابندی کروائی جائے گی۔ میں نے اس کو oppose اس لئے کیا تھا کہ میں بات کر سکوں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یقینی بنائیں گے کہ سرکاری ریٹ

پر ہی آنا دستیاب ہو لہذا میں سمجھتا ہوں کہ میری اس یقین دہانی کے بعد محترمہ اپنی قرارداد کو press نہیں فرمائیں گی۔

جناب چیئر مین: محترمہ! جناب محمد بشارت راجہ نے assurance دی ہے اور انہوں نے یہ بھی quote کیا ہے کہ آج یہ معاملہ کابینہ میں بھی discuss ہوا ہے۔ چونکہ وزیر قانون آپ کو assurance دے رہے ہیں لہذا اگر آپ withdraw کرنا چاہتی ہیں تو withdraw کر لیں۔
محترمہ سمیرا کوئل: جناب سپیکر! آپ اس پروٹونگ کروالیں۔

جناب چیئر مین: جی، اس پروٹونگ کروالیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر یہ قرارداد پاس ہو جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں نے گورنمنٹ کی طرف سے وضاحت دی ہے اور جب assurance آجائے تو بات ختم ہو جاتی ہے۔

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب میں حکومت نے گندم کا سرکاری ریٹ - / 1400 روپے فی من

مقرر کیا ہے جبکہ صوبہ بھر میں گندم - / 1800 سے - / 2000 روپے تک

فی من فروخت ہو رہی ہے لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ

صوبہ بھر میں گندم اور آٹا کی سرکاری ریٹس پر فروخت کو یقینی بنایا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری عرض سن لیجئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جناب خلیل طاہر سندھو! وزیر قانون کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہاں پر categorically اس بات کا اظہار کرنا اور statement دینا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ اس بات کو یقینی بنائے گی کہ آٹے کا جو سرکاری ریٹ مقرر ہوا ہے اسی ریٹ پر فراہم ہو۔

جناب سپیکر! میں ساتھ ہی یہ استدعا کرتا ہوں کہ قرارداد کو مسترد فرمایا جائے کیونکہ already اس پر ہم کام کر رہے ہیں۔ اب آپ ووٹنگ کروالیں۔

جناب چیئر مین: جی، اس پر ووٹنگ ہو چکی ہے اور فیصلہ ہو گیا ہے۔ تیسری قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

تعلیمی اداروں میں بچوں کی ذہنی

نشوونما کے لئے سائیکالوجیکل کلاسز کے اجراء کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ: "بچوں کی ذہنی نشوونما، مثبت سوچ کی عادت اپنانے اور مستقبل میں پیش آنے والے مختلف مسائل کو بہتر طریقے سے حل کرنے کے لئے تعلیمی اداروں میں سائیکالوجیکل سنٹرز اور کلاسز کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی مثبت ذہنی تربیت بھی کی جاسکے۔"

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"بچوں کی ذہنی نشوونما، مثبت سوچ کی عادت اپنانے اور مستقبل میں پیش آنے والے مختلف مسائل کو بہتر طریقے سے حل کرنے کے لئے تعلیمی اداروں میں سائیکالوجیکل سنٹرز اور کلاسز کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی مثبت ذہنی تربیت بھی کی جاسکے۔"

چونکہ اس کی قرارداد مخالفت نہیں کی گئی لہذا قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ

ہے کہ:

"بچوں کی ذہنی نشوونما، مثبت سوچ کی عادت اپنانے اور مستقبل میں پیش آنے والے مختلف مسائل کو بہتر طریقے سے حل کرنے کے لئے تعلیمی اداروں میں سائیکالوجیکل سنٹرز اور کلاسز کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی مثبت ذہنی تربیت بھی کی جاسکے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہماری طرف سے جو قرارداد پیش کی گئی ہے وہ ہمارے حق میں ہوئی ہے اس لئے آپ مہربانی فرمائیں کیونکہ آپ اس پر کوئی فیصلہ ہی نہیں سنارہے۔

جناب چیئرمین: رانا محمد اقبال خان! اُس پرووونگ ہو چکی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اُس پرووونگ پر فیصلہ کیا ہوا ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پرووونگ ہمارے حق میں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ میں سے رانا محمد اقبال خان سینئر ہیں اس لئے ان کو بات کرنے دیں کیونکہ ایک وقت میں ایک ہی ممبر بات کریں گے نا۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پرووونگ کے دوران ہمارے حق میں ممبران زیادہ تھے لیکن اب آپ کی مرضی ہے جو بھی کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ اگر آپ کو اس میں کچھ مشکلات پیش آرہی ہیں تو مہربانی

کر کے جب تک اس کا صحیح طرح جواب نہیں آجاتا تب تک اس کو pending کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! رانا محمد اقبال خان میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں اور یہ فرما رہے ہیں کہ قرارداد کا فیصلہ ان کے حق میں ہو۔ میں خود کہہ رہا ہوں اور assurance دے رہا ہوں کہ گورنمنٹ سرکاری ریٹ پر آٹے کی فراہمی کو یقینی بنائے گی اور یہی آپ کا مطالبہ تھا۔ اب گورنمنٹ کی assurance کے بعد کیا رہ جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اس پر عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، اس پروٹونگ ہو گئی ہے اور Chair نے decide بھی کر دیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! معزز وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ گورنمنٹ یہ فیصلہ کر رہی ہے لیکن اُس کے بعد یہ ہوا کہ آپ نے اس قرارداد پر پروٹونگ کروادی۔

جناب سپیکر! ووٹنگ کے دوران ہمارا مطالبہ تھا کہ گندم کی فلاں قیمت مقرر کی جائے

لیکن دوسری طرف مخالفت میں کہا گیا کہ 2 ہزار روپے مقرر کی جائے۔

جناب چیئرمین: میں آپ کی بات میں قطع کلامی کر رہا ہوں۔ میں نے اور وزیر قانون نے jointly آپ سے request کی ہے کہ کابینہ نے بھی آٹے کے ریٹ کے متعلق بات کی ہے اور یہاں لاء منسٹر صاحب نے assurance دی ہے کہ آپ یہ قرارداد واپس لے لیں۔ اب جب ممبر نے واپس نہیں لی تو پھر ووٹنگ کروانی ہی تھی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ انہوں نے قرارداد کی مخالفت کی ہے۔ میں وزیر قانون کی بات نہیں بلکہ ان کے ممبران کی بات کر رہا ہوں جنہوں نے ووٹنگ کے دوران مخالفت کر کے کہا ہے کہ گندم 2 ہزار روپے فی من ہی فروخت ہوگی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! اس قرارداد کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کابینہ میں آج decide ہو چکا ہے۔ جب ہم assurance دے رہے ہیں تو پھر ووٹنگ کس بات پر بنتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ چونکہ قرارداد چودھری افتخار حسین چھپھر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

بصیر پور میں بازار کے ریلوے پھانک کی توسیع کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"بصیر پور ریلوے سٹیشن کے ساتھ مین بازار کا پھانک بہت چھوٹا ہے جس کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک جام رہتی ہے، کئی مریض پھانک پر ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے جاں بحق ہو چکے ہیں لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اس ریلوے پھانک کی توسیع کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ عوام کو ٹریفک جام کی اذیت سے نجات مل سکے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"بصیر پور ریلوے سٹیشن کے ساتھ مین بازار کا پھانک بہت چھوٹا ہے جس کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک جام رہتی ہے، کئی مریض پھانک پر ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے جاں بحق ہو چکے ہیں۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اس ریلوے پھانک کی توسیع کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ عوام کو ٹریفک جام کی اذیت سے نجات مل سکے۔"

چونکہ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہذا یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ

ہے کہ:

"بصیر پور ریلوے سٹیشن کے ساتھ مین بازار کا پھانک بہت چھوٹا ہے جس کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک جام رہتی ہے، کئی مریض پھانک پر ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے جاں بحق ہو چکے ہیں لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اس ریلوے پھانک کی توسیع کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ عوام کو ٹریفک جام کی اذیت سے نجات مل سکے۔"

(قرارداد منفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: یہ قرارداد محترمہ شعوانہ بشیر کی ہے۔ محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

رنگ روڈ پر روزانہ آنے جانے والے

افراد کے لئے -/200 روپے کا ماہانہ کارڈ جاری کرنے کا مطالبہ

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ رنگ روڈ پر آنے جانے والے افراد کو -/90 روپے روزانہ دینے پڑتے ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر روزگار کے لئے آنے جانے والوں اور طالب علموں کے لئے بہت زیادہ رقم ہے لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس مقصد کے لئے -/200 روپے کا ماہانہ کارڈ جاری کیا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہیں کہ رنگ روڈ پر آنے جانے والے افراد کو- /90 روپے روزانہ دینے پڑتے ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر روزگار کے لئے آنے جانے والوں اور طالب علموں کے لئے بہت زیادہ رقم ہے لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس مقصد کے لئے- /200 روپے کا ماہانہ کارڈ جاری کیا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ انتہائی اچھی قرارداد ہے لیکن اس میں تھوڑی سی تصحیح فرمائیں کیونکہ یہ گورنمنٹ آف پنجاب سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ یہ NHA سے متعلقہ ہے۔ یہاں کہا جائے کہ یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی طرف سے ترمیم کر کے پیش کی جاتی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ رنگ روڈ پر آنے جانے والے افراد کو- /90 روپے روزانہ دینے پڑتے ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر روزگار کے لئے آنے جانے والوں اور طالب علموں کے لئے بہت زیادہ رقم ہے لہذا یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اس مقصد کے لئے- /200 روپے کا ماہانہ کارڈ جاری کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: محترمہ سعدیہ سہیل رانا out of turn اپنی قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ: "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین میں چھاتی کے کینسر کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اسے کنٹرول کرنے کے پروگرام کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین میں چھاتی کے کینسر کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اسے کنٹرول کرنے کے پروگرام کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین میں چھاتی کے کینسر کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اسے کنٹرول کرنے کے پروگرام کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

(اذان عصر)

قرارداد

جناب چیئرمین: محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

بریسٹ کینسر کنٹرول پروگرام کو ملک بھر میں پھیلائے کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"ملک بھر میں بالخصوص صوبہ پنجاب میں چھاتی کے سرطان کے مریض سب سے زیادہ ہیں اور مسلسل اضافے کے ساتھ سب سے زیادہ اموات بھی صوبہ پنجاب میں ہو رہی ہیں لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چھاتی کے سرطان کی روک تھام کے لئے صوبہ پنجاب میں چھاتی کے سرطان سے بچاؤ، جانچ اور علاج کو یقینی بنایا جائے۔ مثالی بریسٹ کینسر کنٹرول پروگرام کو مرتب کرنے کے لئے کمیٹی تشکیل دی جائے اور پنجاب حکومت اس کمیٹی کی بھرپور مدد کرے اور کمیٹی وقتاً فوقتاً اس اسمبلی کو اپنی پیش قدمی کی رپورٹ پیش کرے نیز بریسٹ کینسر کنٹرول پروگرام کو ملک بھر میں پھیلا یا جائے اور بالخصوص پنجاب بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں چالیس سال سے زائد عمر کی خواتین کی میموگرافی سمیت دیگر طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے تاکہ چھاتی کے سرطان سے ہونے والی اموات پر قابو پایا جاسکے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"ملک بھر میں بالخصوص صوبہ پنجاب میں چھاتی کے سرطان کے مریض سب سے زیادہ ہیں اور مسلسل اضافے کے ساتھ سب سے زیادہ اموات بھی صوبہ پنجاب میں ہو رہی ہیں لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چھاتی کے سرطان کی روک تھام کے لئے صوبہ پنجاب میں چھاتی کے سرطان سے بچاؤ، جانچ اور علاج کو یقینی بنایا جائے۔ مثالی بریسٹ کینسر کنٹرول پروگرام کو مرتب کرنے کے لئے کمیٹی تشکیل دی جائے اور پنجاب حکومت اس کمیٹی کی بھرپور مدد کرے اور کمیٹی وقتاً فوقتاً اس اسمبلی کو اپنی پیش قدمی کی رپورٹ پیش کرے نیز بریسٹ کینسر کنٹرول پروگرام کو ملک بھر میں

پھیلا یا جائے اور بالخصوص پنجاب بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں چالیس سال سے زائد عمر کی خواتین کی میموگرافی سمیت دیگر طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے تاکہ چھاتی کے سرطان سے ہونے والی اموات پر قابو پایا جاسکے۔"

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ قرارداد پیش ہو گئی ہے چونکہ اس کی financial implications بھی ہیں کیونکہ پورے ملک میں ایک پروگرام کو پھیلانے کی بات ہو رہی ہے اور سہولیات پورے ملک میں دینے کی بات ہو رہی ہے تو اس کی financial implications بھی ہیں اس لئے مناسب یہ ہو گا کہ چونکہ قرارداد پیش ہو چکی ہے تو جب تک ہیلتھ منسٹر صاحبہ نہ ہوں اس کو پاس نہ کیا جائے بلکہ ان کا point of view لینے کے بعد آپ ووٹنگ کے لئے اس قرارداد کو پیش کریں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے اور معزز ہیلتھ منسٹر کی رائے لے کر اسے پاس کیا جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب نور الامین وٹو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر اعلیٰ کی جانب سے اعلان کردہ

سکیم دیپالپور ہیڈ سلیمانکی روڈ پر کام شروع کرنے کا مطالبہ

جناب نور الامین وٹو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی اجازت سے اس ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم issue کی طرف دلانا چاہوں گا کہ وزیر اعلیٰ 20- اپریل 2020 کو دیپالپور تشریف لے گئے جہاں پر انہوں نے دیپالپور ہیڈ سلیمانکی روڈ کا باقاعدہ اعلان بھی کیا اور اس کے ساتھ کچھ اور بھی

منصوبوں کا اعلان کیا لیکن باقی منصوبوں پر کام شروع ہو چکا ہے جبکہ اس روڈ سے متعلق ابھی تک کوئی پروگرام نہیں ہوئی۔ یہ روڈ نا صرف دیپالپور اور حویلی لکھا کے لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے بلکہ سنٹرل پنجاب کو ساؤتھ پنجاب کے ساتھ ملانے میں بھی بہت shortcut ہے اور اس وقت یہ روڈ بہت مصروف ہے۔ کل کی تاریخ میں اس سڑک کی خستہ حالی کی وجہ سے وہاں پر ڈکیتی کی چھ وارداتیں ہوئی ہیں لہذا وزیر اعلیٰ کی اعلان کردہ سکیم پر کام شروع کیا جائے۔

جناب چیئرمین: وزیر مواصلات و تعمیرات!۔۔ موجود نہیں ہیں وہ آکر انشاء اللہ آپ کو جواب دے دیں گے۔

Now, the House is adjourned to meet on Wednesday the 22nd July 2020 at 2:00 P.M.
